مترجم

جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

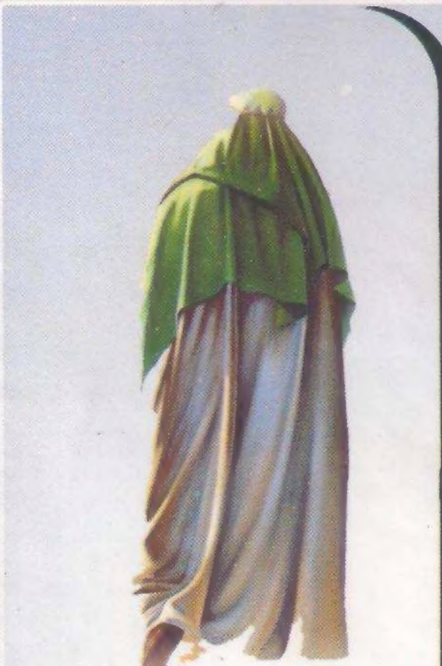

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

(از علمائے اوائل قرن ششم)

احتجاجِ طبرسی

حصہ سوئم/ چھارم

ناشر

ادارہ تحفظ حسینیتؑ

لاہور پاکستان

سبیلِ سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ ـ C1

اِحتجاجِ طبرسی

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی
(از علمائے اوائل قرن ششم)

حصہ (سوم ـ چہارم)

مترجم
جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

ناشر
ادارہ تحفظ حسینیتؑ
لاہور پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... احتجاجِ طبرسی

مولف .... ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی
(از علمائے اوائل قرن ششم)

مترجم .... جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

حصہ .... سوئم، چہارم

طبعہ اول ۲۰۰۹ء

تعداد ۱۰۰۰

ناشر .... ادارہ تحفظ حسینیتؑ لاہور پاکستان

ملنے کا پتہ

تمام شیعہ بک سٹال پر دستیاب ہے

کیوں کہ لوگ حیران و پریشان ہیں؟

امام حسنؑ نے فرمایا: معاویہ میرے لئے ان لوگوں سے بہتر ہے وہ لوگ اپنے کو میرا شیعہ و پیرو مانتے ہیں حالانکہ میرے قتل پر کمربستہ ہیں اور میرے اموال وسامان کو تاراج کر رہے ہیں، خدا قسم اگر میں معاویہ سے اپنے خون کی حفاظت اور اپنے خاندان کی امان کا عہد و پیمان کرلوں تو میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ یہ ظاہری شیعہ میرے خون کو بہائیں اور میرے اہل بیت اور میرے بعض تابعین تباہ و برباد ہوں، خدا قسم! اگر میں معاویہ سے جنگ کروں تو یہی لوگ مجھے گرفتار کر کے اس کے سپرد کر دیں گے۔

خدا قسم! اگر میں عزت و آبرو کے ساتھ اس سے صلح و مصالحت کرلوں تو میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ مجھ کو اسیر کر کے قتل کردے یا میرے اوپر منت احسان رکھ دے جو ہمیشہ کے لئے بنی ہاشم کا ننگ و عار ہو جائے اور معاویہ اور اس کی نسل ہمیشہ ہمارے زندہ و مردہ پر احسان جتاتی رہے۔

زید: میں نے عرض کیا: فرزند رسول خدا!

کیا آپ اپنے شیعوں کو بغیر چرواہے کے گلہ کی طرح چھوڑ دینا چاہتے ہیں؟

امام حسنؑ: اے برادر جہنی! کیا کروں؟ خدا قسم! میں اس بات سے باخبر ہوں جو اس کے با اعتماد شخص سے مجھ تک پہنچی ہے، ایک دن امیر المومنینؑ نے مجھ کو خوشحال دیکھ کر فرمایا: اے حسنؑ! تم خوش ہو؟ اس وقت کیا حال ہوگا جب اپنے باپ کو مقتول دیکھو گے؟ یا بنی امیہ کو حکومت پر دیکھو گے؟ اور ان کا امیر وہ شخص ہوگا جو بہت زیادہ کھانے والا ہوگا، کبھی شکم سیر نہیں ہوگا اور اس حال میں مرے گا کہ نہ زمین میں اس کا کوئی مددگار ہوگا نہ آسمان میں۔ بدعت و گمراہی کے راستہ پر چلے گا حق و حقانیت اور سنت رسول اکرم ﷺ کو نابود کرے گا تمام اموال اپنے طرفداروں میں تقسیم کریگا اور مستحقین سے روکے گا اس کی حکومت میں اہل ایمان ذلیل و خوار اور فاسق قدرتمند طاقتور ہوں گے، مال و ثروت اپنے دوستوں میں پھرائے گا اور خدا کے بندوں کو غلام بنائے گا اس کی زمانہ حکومت میں حق و حقانیت پوشیدہ رہے گی اور باطل ظاہر رہے گا اور صالحین پر لعنت ہوگی اور جو بھی حق کے لئے اس کی مخالفت کریگا اسے قتل کردیگا اور اپنے طرفداروں کی باطل پر حمایت و تائید کرے گا۔

اسی طرح رہیگا یہاں تک کہ خداوند عالم آخری زمانہ اور سخت و دشوار وقت اور اکثر لوگوں کے جہل کے ہنگام میں ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جس کی اپنے فرشتوں کے ذریعہ تائید کرے گا اور ان کے انصار کے توسط حفاظت کرے

گا اور اپنی آیات ومعجزات کے وسیلہ سے اس کی مدد کرے گا اور اسے اہل زمین پر ایسے غالب کرے گا کہ سب اس کے مطیع ہوں گے خواہ اختیار سے خواہ کراہت سے وہ زمین کو قسط وعدل اور نور و برہان سے پُر کرے گا یہاں تک کہ تمام زمین اس کی مطیع ہوں گی تمام کافرین اس پر ایمان لائے گے اور ہر کار بد کردار لوگ صالح ہو جائیں گے تمام درندے اس کی حکومت میں آرام اور صلح کے ساتھ رہیں گے زمین اپنے تمام پودوں کو ظاہر کر دے گی اور آسمان تمام برکتوں کو نازل کر دے گا اور اپنے تمام خزانوں کو بھی آشکار کر دے گا چالیس سال کیلئے تمام عالم پر حاکم ہوگا. وہ خوش بخت ہے جو اس کے زمانہ کو پالے اور اس کی باتوں کو سنے۔

اسناد مذکورہ کے ساتھ مروی ہے کہ ایک شخص امام حسن۔ کے پاس آیا اور کہا: اے فرزند رسول خدا! آپ نے ہماری گردنوں کو جھکا دیا اور ہم شیعوں کو ایسی غلامی میں ڈال دیا کہ آپ کیلئے کوئی بھی باقی نہ رہا۔

حضرت کس وجہ سے۔

مرد شیعہ: اس لئے کہ آپ نے حکومت اس طاغی و باغی کے حوالہ کر دی ہے۔

حضرت: خدا قسم! میں نے حکومت اس کی خاطر اس لئے چھوڑ دی کہ میں نے کسی کو اپنا یار و مددگار نہیں پایا، ورنہ اس سے شب و روز جنگ کرتا رہتا یہاں تک خدا میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کرتا لیکن میں نے اہل کوفہ کو پہچانا اور آزمایا ان میں کوئی خیر و خوبی نہیں پائی یہ لوگ وفا سے خالی و دور ہیں اور قول و فعل میں عہد شکن ہیں ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں مگر ان کی تلوار ہمارے خلاف کھنچی ہوئی ہیں۔

مرد شیعہ: اسی طرح بات کر رہے تھے کہ آپ کے دہن سے خون نکل پڑا برتن طلب کیا اور آپ کے معدہ سے اتنا خون باہر آیا وہ برتن لبریز ہو گیا۔

مرد شیعہ: میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول! میں کس مصیبت میں دیکھ رہا ہوں؟

حضرت: اس طاغی و باغی نے کسی کو مجھے زہر دینے پر مامور کیا اور اس نے میرے جگر پر اثر کیا اور جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ میرے دل کے ٹکرے ٹکرے باہر آ رہے ہیں۔

مرد شیعہ: کیا آپ اس کا علاج نہیں کریں گے؟

حضرت: انھوں نے مجھ کو یہ زہر دو مرتبہ کھلایا میں نے اس کا علاج کیا لیکن اب اس کی کوئی دوا نہیں۔ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ معاویہ نے بادشاہ روم کو خط لکھ کر قتل کرنے والے زہر ہلاہل کی درخواست کی، اس نے جواب دیا کہ

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسینؑ کا احتجاج

مصعب ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ جب دشمنوں نے امام حسینؑ کا محاصرہ کرلیا تو حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر قریب آئے اور انھیں خاموش ہونے کو کہا اس کے بعد حمد وثنائے الٰہی بجالائے اور اس طرح ہوئے:

اے جماعت! تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم نے مجھ کو اتنے جوش اور ولولہ کے ساتھ بلایا تا کہ تمہاری فریاد کو پہنچوں اور ہم تمہاری دعوت پر جلد سے جلد آئے، پھر ہمارے ہی سروں پر تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ہو اور ہمارے دشمنوں کے بجائے ہمیں پر آتش جلادی، تم میدان جنگ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے ہی دشمن کے یار و مددگار ہو گئے حالانکہ انھوں نے تمہارے ساتھ نہ عدل وانصاف سے کام لیا نہ ان سے خیر کی امید رکھتے ہو۔ تم پر وائے ہو! جب تلواریں نیاموں میں اور قلوب آرام وسکون میں اور افکار نا پختگی میں تھے تب تم نے ہم کو کیوں نہ چھوڑ دیا لیکن تم لوگ مکھیوں کی مانند فتنہ کیطرف بھاگے اور پروانوں کی مانند ایک دوسرے پر گر رہے تھے، تمہارے لئے ہلاکت و تباہی ہو!

اے کنیز کے غلاموں! احزاب میں باقی بچے لوگو!، کتاب خدا کے چھوڑ دینے والو! تحریف کرنے والو! تم نے کلمات کو معانی سے الگ کرلیا اور ہماری سنتوں کو مٹانے والو! امام۔ کی نافرمانی کرنے والو! ان نفسوں نے ان کیلئے جو پہلے سے بھیجا ہے وہ کتنا برا ہے کہ اللہ ان پر غضب ناک و ناراض ہے اور وہ لوگ عذاب خدا میں ہمیشہ رہیں گے۔ تم ان کی مدد کر رہے ہو اور ہم کو تنہا چھوڑ رہے ہو؟

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر و دھوکہ سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے وہ پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

آگاہ رہو کہ اللہ کی لعنت ان ظالمین عہد شکن پر ہے جو زیادہ تاکید کے بعد بھی عہد و پیمان توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ خدا نے تم کو خود تمہارا ضامن اور وکیل قرار دیا ہے۔

اس بے باپ کے بیٹے نے جس کو بنی امیہ نے اپنے سے ملحق کرلیا اور بے باپ کے اس کا بیٹا بنالیا، مجھے دو چیزوں کے درمیان کھڑا کر دیا ہے تلوار کھینچ لوں یا کہ ذلت برداشت کروں۔ اگر ہم ذلت اختیار کریں تو ہمارے

لئے ہیہات وافسوس ہو! خدا اور رسول اور مومنین ہمارے لئے زبوں حالی و ذلت ہے جسکو ہم پسند نہیں کرتے اور پاک و پاکیزہ گودیاں اور پرحمیت وغیرت مند قتل ہو جائیں لیکن ایسے کم مایہ لوگوں کی اطاعت کبھی نہیں کرتے ہیں، میں اس مختصر جماعت کے ساتھ تم سے کارزار کروں گا اگر چہ مددگاروں نے مجھے چھوڑ دیا ہے پھر امام ؑ نے ایک شاعر (ظاہراً وہ فروہ بن مسیک) کا اشعار پڑھا۔

اگر ہم کامیاب ہوں تو دیر ہوئی ہم کامیاب ہو چکے تھے اور اگر ہم مغلوب ہوں پھر بھی ہم مغلوب نہیں ہوئے ہیں۔

ڈر جانا ہماری عادت نہیں لیکن (زندگی کی کوشش کرتے ہیں اور دشمن کے قتل کی) کیوں کہ ہمارا قتل کرنا دوسروں کی حکومت کے ساتھ ہے۔

اگر بادشاہ جاوداں تھے تو ہم بھی جاوداں رہیں گے اگر بزرگ رہے ہوں تو ہم بھی رہیں گے۔

جو ہمارے غم سے خوش ہوتے ہیں ان سے کہہ دو کہ ہوشیار رہیں کہ جہاں ہم پہنچے ہیں وہ بھی پہنچیں گے۔

منقول ہے کہ جب امام حسین ؑ کے تمام اصحاب وقرابتدار شہید ہو گئے سوائے علی ابن الحسین زین العابدین ؑ اور فرزند شیر خوار عبد اللہ علی اصغر کے کوئی باقی نہ بچا اور امام تنہا ہوئے تو آپ نے خیمہ کے دروازہ پر آ کر فرمایا:

اس بچہ کو مجھے دو تا کہ اس کو وداع کرلوں، آپ نے لے کر بوسہ لینے لگے اور فرمایا:

اے میرے لال! اس قوم پر وائے ہو جو رسول خدا سے مخاصمہ اختلاف کریں۔

کہا گیا ہے کہ ناگہاں ایک تیر آیا اس بچہ کے سینہ پر لگا اور وہ شہید ہو گیا۔ امام گھوڑے سے اترے شمشیر سے قبر کھودی اور خون آلود لاشہ دفن کر دیا، یہ اشعار پڑھتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

ترجمہ: سب کافر ہو گئے اور ثواب خداوند کو چھوڑ کر انھوں نے جن وانس کے رب سے بھی چشم پوشی کر لی۔

انہوں نے ماضی میں امام علی ؑ اور ان کے فرزند امام حسن ؑ جو ماں باپ کی جانب سے کریم تھے، اس کو بھی قتل کیا ہے۔

سب نے ناراض ہو کر کہا اب حسین ؑ پر حملہ کر کے ان کا خون بہا دو۔

ان رذیل وذلیل لوگوں پر وائے ہو کہ جنھوں نے سب کو مالک حرمین کے خلاف جمع کیا۔

پھر سب نے تیار ہو کر ایک سفارش کی کہ ہم ملحدین کے رضا وخوشنودی کی احتیاج رکھتے ہیں۔

اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا خطبہ

حذیم بن شریک اسدی سے روایت کی گئی ہے:

جب حضرت زین العابدین علیہ السلام کو مخدرات عصمت کے ساتھ کوفہ لایا گیا۔ امام مریض تھے اور کوفہ کی عورتیں گریبان چاک رو رہی تھیں اور ان کے ساتھ مرد بھی گریہ کناں تھے۔

امام علیہ السلام نے بہت نحیف و کمزور لہجہ میں کہا: یہ لوگ ہم پر گریہ کر رہے ہیں تو نے ہم کو قتل کیا ہے؟

اس وقت زینب دختر امام علی علیہ السلام نے لوگوں کی جانب خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

حذیم کہتے ہیں میں نے کسی بھی پردہ نشین عورت کو ان سے زیادہ صاحب نطق نہیں دیکھا گویا وہ امام علی علیہ السلام کی زبان سے بات کر رہی تھیں، جب لوگوں سے سکوت کا اشارہ کیا تو لوگوں کی سانسیں رک گئیں اور نفس رک گئے پھر آپ نے حمد و ثنای الٰہی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اور درود کے بعد فرمایا:

امابعد! اے کوفہ کے لوگو، اے دغاباز و دھوکہ باز و بے غیرت! تمہارے اشک خشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ و فریاد کم نہ ہوں، تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم نے قسموں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا، خودستائی و فخر کرتے ہو دشمن دروغ گو، کنیزوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمنوں کی طرح سخن چینی کرنے والو، کوڑے پر اگے ہوئے پودے کی مانند اور قبر پر لگائی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے؟

تم نے اپنے لئے بہت برا تحفہ بھیجا ہے خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے۔

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو، ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہئے، زیادہ روؤ کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوؤ گے کہ تم نے خاتم انبیاء کے فرزند ار جمند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا، صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

آرام اور تمہارے زخموں کا مرہم تھا اور سختیوں میں تمہاری پناہ گاہ تھا، جنگوں میں وہی تمہارا مرجع تھا، جوتم نے اپنے لئے پہلے سے بھیجا وہ بہت برا ہے روز بعثت کیلئے جن گناہوں کا بوجھا اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہو وہ بھی بہت برا ہے تمہاری نابودی ہے، تم ناکام، سرنگوں، تمہاری کوششوں کا انجام ناامیدی ہو، ہاتھوں کو قطع کرلیا گیا۔ سودا گھاٹے کا رہا اور تم نے خدا کا غضب خدا اپنے لئے خرید لیا اور ذلت وخواری تمہاری خاطر حتمی وضروری ہوگئی۔

کیا تم جانتے ہو کہ تم نے رسول خدا کے جگر کو شگافتہ کردیا اور عہد و پیان کو توڑ ڈالا اور کون سی پردہ داری کو پردہ سے باہر لائے اور کس کی ہتک حرمت کی اور کون سا خون بہایا؟ تم نے بہت برا کام کیا، قریب ہے کہ اس کے ہولناک غم سے آسمان پھٹ جائے اور زمین شگافتہ ہوجائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑیں۔

یہ ایک دشوار و بزرگ اور بڑی کج و پیچیدہ ومنحوس مصیبت ہے کہ جس کی راہ چارہ بند ہو چکی ہے، اس کی عظمت سے آسمان کے خون برسنے سے تم کو تعجب ہو رہا ہے، جان لو کہ عذاب آخرت اس سے زیادہ ذلیل وخوار کرنے والا ہے اور ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ لہذا عذاب کی تاخیر اور مصلحت تم کو گستاخ نہ بنادے کہ خداوند متعال شتاب وجلد بازی نہیں کرتا۔ وہ ہماری اور تمہاری تاک میں لگا ہے پھر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: اس وقت تم کیا کہو گے جب پیغمبر اکرم ﷺ تم سے پوچھیں گے کہ یہ تم لوگوں نے کون سا کام کیا۔

میرے خاندان اور بیٹوں اور عزیزوں میں کچھ اسیر ہیں اور کچھ خون میں غلطان ہیں۔

میں تمہارا خیر خواہ تھا کیا، اس کا بدلہ یہی ہے کہ تم میرے بعد میرے گھر والوں کے ساتھ برائی کرو۔

مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر وہ عذاب نہ نازل ہوجائے جس نے قوم ارم کو ہلاک کیا تھا پھر انھوں نے ان سے اپنا رخ پھیرلیا۔

راوی: حذیم نے کہا: میں نے لوگوں کو حیران و پریشان دیکھا اور ہاتھوں کو دانتوں سے کاٹ رہے تھے میرے پاس ایک بوڑھا شخص گریہ کناں تھا کہ جس کی داڑھی اشکوں سے تر تھی اور ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھائے کہہ رہا تھا میرے باپ فدا ہوں تمہارے ضعیف بہترین ضعیف و بزرگ ہیں تمہاری عورتیں بہترین عورتیں ہیں، تمہارے جوان بہترین جوان ہیں، تمہاری نسل کریم و بزرگ ہے تمہارا فضل فضل عظیم ہے پھر امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

اے پھوپھی اماں! خاموش ہو جائیں باقی رہنے والوں کو گذر جانے والوں سے عبرت لینا چاہئے اور آپ بحمد اللہ عالمہ غیر معلمہ اور فاہمہ غیر معلمہ ہیں۔ گریہ وفریاد چلے جانے والوں کو پلٹاتا نہیں ہے، پس وہ شہزادی ساکت ہو گئیں۔

اہل کوفہ سے امام زین العابدین علیہ السلام کا احتجاج

حذیم ابن شریک نے کہا کہ امام جب خیمہ سے باہر آئے تو لوگوں کو خاموش کر کے کھڑے ہوئے اور حمد خدا کی اس کی تعریف بیان کی اور نبی اکرم پر درود پڑھ کر فرمایا:

اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتا ہے جو نہیں پہچانتا وہ جان لے میں امام حسینؑ کا فرزند ہوں، جس امام حسینؑ کو فرات کے کنارہ قتل کر دیا گیا بغیر اس کے کہ کسی خون کے طلبگار ہوں اور قصاص چاہتے ہوں میں اس کا فرزند ہوں ان لوگوں نے جس کی حرمت پائمال کر دی اور اس کے مال کو تاراج کر دیا اور اس کے گھر والوں کو اسیر کر لیا، میں اس کا فرزند ہوں جس کو گھیر کر قتل کر دیا اور یہی فخر کافی ہے۔

اے لوگو! تم کو خدا کی قسم کیا جانتے ہو کہ تم نے میرے بابا کو خط لکھا اور ان کو فریب دیا، اور ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور پھر انھیں سے جنگ کیا اور ان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا؟

تمہاری ہلاکت ہو! تم نے پہلے سے اپنے لئے کتنا برا توشہ بھیجا ہے اور تمہاری رائے کا برا ہو کس آنکھ سے پیغمبر اسلام پر نظر ڈالو گے جب وہ کہیں کہ تم نے میری عترت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پائمال کیا پس تم میری امت سے نہیں ہو؟

راوی: لوگوں کی صدائے گریہ بلند ہوگئی اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم ہلاک ہوئے تم نے نہیں سمجھا، پس امام سجادؑ نے فرمایا: اللہ اس پر رحمت کرے جو میری نصیحت قبول کرے اور صرف خدا ﷺ و رسول ان کے اہل بیتؑ کے لئے میری وصیت کی حفاظت کرے کیوں کہ ہمارے لئے رسول خدا ﷺ بہترین نمونہ ہے سب نے کہا اے فرزند رسول خدا! ہم آپ کے فرمانبردار ہیں آپ کے عہد کے وفادار ہیں، ہمارے دل آپ کی جانب ہیں آپ ہمارے دلوں میں ہیں خداوند آپ پر رحمت نازل کرے آپ حکم فرمائیں جو آپ سے جنگ کرے گا ہم اس سے جنگ کریں گے، جو آپ سے صلح کریں ہم اس سے صلح کریں گے جس نے آپ پر اور ہم پر ظلم کیا ہم اس سے آپ کے خون کا قصاص لیں گے۔

امام سجادؑ نے فرمایا: افسوس افسوس! اے بے وفا مکارو! تمہارے اور تمہارے نفسوں کے درمیان شہوت حائل ہیں تمہاری خواہش ہے کہ جیسی ہمارے آباء و اجداد کی نصرت و امداد کی ویسی ہی نصرت ہماری کرو، ہرگز ایسا نہیں

ہوگا، میدان منیٰ میں لے جائے جانے والے اونٹوں کے پروردگار کی قسم! کل میرے بابا اور خاندان کے قتل سے زخم جو میرے دل پر لگا تھا وہ ابھی نہ اچھا ہوا ہے اور نہ بھرا ہے رسول اللہ ﷺ کا داغ بھولا نہیں ہوں اور میرے بابا اور ان کے فرزندوں اور اپنے دادا کے فرزندوں کے داغ نے میرے بالوں کو سفید کر دیا ہے۔ ان کی تلخی اب بھی میرے حلقوں میں موجود ہے ان کے درد و غم میرے سینہ میں باقی ہیں اور میری خواہش یہ ہے کہ تم لوگ نہ ہمارے موافق ہو اور نہ مخالف، اس وقت اشعار پڑھے۔

ترجمہ: بابا حسینؑ کی شہادت پر تعجب نہیں کیوں کہ ان کے بابا ان سے بہتر و برتر تھے وہ بھی قتل ہوئے۔

اے اہل کوفہ! جو مصائب حسینؑ پر پڑے اس سے خوشحال نہ ہو اگرچہ وہ بہت بڑے ہیں جو فرات کے کنارے قتل ہوئے اس پر میری جان فدا ہو جس نے ان کو قتل کیا اس کی سزا دوزخ ہے۔